دار الافتاء والقضاء

الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ

متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ١٠٦٩٨ کراچی پاکستان

email: darulifta@gmail.com | web: www.onlinefatawa.com | ph: +92 21 32570077 | fax: +92 21 32564586

سیریل نمبر 29221 | نام عمر فاروق | مطلوب عمومی

تاریخ 8/25/2016 | پتہ

رابطہ نمبر | موضوع انشورنس

ای میل | کاتب مفتی عطاء اللہ

میري ٹریولنگ ایجنسي ہے جس میں ائیر ٹکٹنگ کے لیے ایک لائسنس استعمال ہوتا ہے جسے IATA ایاٹا کہتے ہیں؟ اسکے حصول کے لیے ضروري ہے کہ میں بینک کو ؟ کروڑ کي گارنٹي دوں، اگر میں اسے سیونگ اکاونٹ کي بجائے کرنٹ اکاونٹ میں رکھواوں تو مجھے سالانہ ؟ لاکھ چارجز بینک کو ادا کرنا ہونگے؟ اس کے برعکس انشورنس کمپني یہ پیکج دیتي ہے کہ ا؟پ ہمیں سالانہ ؟ لاکھ ادا کریں اور اس کے بدلے ہم بینک کو ا؟یکي؟ کروڑ کي گارنٹي دیتے ہیں؟ اس معاہدے میں ہماري ایجنسي انشورڈ نہیں ہوگي اور نہ ہي ہمیں کوئي مزید اضافي رقم ادا کرنا ہوگي، مزید یہ کہ پیسے ادا نہ کرنے کي صورت میں معاہدہ ختم ہوجائے گا؟ توکیا انشورنس کمپني کي یہ سروس استعمال کي جاسکتي ہے؟؟

انشورنس کے حوالے سے علما کي رائے سخت ہے؟ لیکن دوسري طرف بھي سودي بینک ہي ہے جسے ہم ؟ کروڑ ادا کر کے توانائي مہیا کریں گے؟

الجواب حامداً ومصلّیاً

واضح رہے کہ گارنٹی کی سہولت فراہم کرنا شرعاً "عقدِ کفالہ" کہلاتا ہے جو کہ فی نفسہٖ جائز ہے اور اس کے بدلے مخصوص رقم یا کوئی اور چیز بطورِ رہن (گروی) رکھوانا بھی شرعاً جائز ہے، لیکن چونکہ "کفالہ" عقدِ تبرع ہے، اس لیے اس کے بدلے کمیشن (فیس یا اجرت) وصول کرنا شرعاً جائز نہیں، البتہ صرف حقیقی اخراجات وصول کیے جاسکتے ہیں۔

چنانچہ صورتِ مسئولہ میں انشورنس کمپنی سے گارنٹی کی سہولت حاصل کرنے کے لیے جو بیس ہزار (20،000) روپے جمع کروائے جاتے ہیں، اگر یہ رقم کمپنی کے حقیقی اخراجات کے بدلے یا زرِ ضمانت کے طور پر رکھوائے جاتے ہوں تو یہ جائز ہے، لیکن اگر پیشگی رقم گارنٹی کے بدلہ دی جاتی ہے تو پھر شرعاً یہ جائز نہیں۔

نیز انشورنس کمپنی جو سالانہ سروس چارجز وصول کرتی ہے، اگر وہ حقیقی اخراجات کے بدلہ ہو تو جائز ہے اور اگر یہ چارجز حقیقی اخراجات سے زائد ہو یا گارنٹی کے بدلے ہو تو پھر شرعاً جائز نہیں۔

ففي بحوث في قضايا فقهية معاصرة: والواقع أن الكفالة والقرض لا يختلفان في كونهما عقدي تبرع، وكما لا يجوز أخذ الفائدة على القرض، كذلك لا يجوز أخذ الأجرة على الكفالة، بل إن أجرة الكفالة

أولى بالتحريم من فائدة القرض.... وبهذا تبين أنه لا سبيل إلى القول بجواز أجرة الكفالة، فما هو البديل الشرعي الذي يمكن أن تتخذه البنوك الإسلامية، لا سيما في عمليات التجارة الدولية، وفي إصدار خطاب الضمان (Letter of Credit) والجواب أنه يجوز للبنك أن يتقاضى من العميل شيئين:

الأول: النفقات الفعلية التي تحملها في عملية إصدار خطاب الضمان.

الثاني: الأجر على جميع الأعمال التي يباشرها بصفة الوكيل، أو السمسار، أو الوسيط بين المورد والمصدر. **ولكن لا يجوز له أن يطالب بالأجرة على نفس الكفالة والضمان.** (14/1........

والله تعالیٰ أعلم بالصواب

عطاء الله عفی عنه

دار الافتاء جامعه بنوریه عالمیه کراچی

30/ محرم الحرام/ 1438ھ

الجواب صحیح

بنده نادر خان [illegible]

دار الافتاء جامعه بنوریه کراچی

۳۰/۱/۱۴۳۸ھ